روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | سوموار۔ ۲۹۔ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۸ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۲۸ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۲
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کروگے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مردِ خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۶۵-۶۶۶)

"جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُسے عزّت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کروگے وہ مخفی رہے گا۔ ریاء سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے۔ جب تک کہ پورا حصّہ نہ لے لے۔ مگر ریاء ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریاء سے بچے۔ اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ لیکن جب ریاء کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۶۶-۶۶۷)

احباب جماعت کا شکریہ اور درخواست دعا

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا قادیان سے خط آیا ہے کہ بہت سے لوگوں کے خط اب بھی ان کی بیگم کی طبیعت پوچھنے کے آرہے ہیں۔ ان کا حال الفضل میں لکھ دیں اور میری طرف سے شکریہ ادا کر دیں۔

بیگم مرزا وسیم احمد صاحب کی چند ماہ سے دونوں آنکھوں کی نظر بند ہو گئی تھی۔ ان کو حیدر آباد دکن آپریشن کے لئے لے جایا گیا۔ ۲۳۔ جون ۹۲ء کو ان کا آپریشن ایک گھنٹہ کا ہوا اور پہلا لینز نکال دیا گیا۔ دوسرا نیا لینز فٹ کیا گیا۔ اور بیرونی کور نیا سے گرافٹ کیا گیا۔ شروع میں صرف روشنی نظر آتی تھی۔ کوئی چیز یا انسان نظر نہ آتا تھا۔ ڈاکٹر پُر امید تھے۔ دوبارہ ڈاکٹر نے معائنہ کیا۔ ہر بار پہلے سے بہتر نظر آتا۔ آخر جولائی میں معائنہ کے وقت بورڈ پر حروف کی پہچان بھی کی۔ تسلی ہو جانے پر وہ قادیان آگئی تھیں۔ اب ۲۴۔ ستمبر کو پھر حیدر آباد گئی ہیں۔ ۳۰۔ ستمبر کو ان کی آنکھ کا معائنہ ہوگا۔ اب قریب سے بھی نظر آنے لگا ہے اور نظر بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ٹانکے ایک سال کے بعد نکالیں گے۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ان کی بیگم تمام احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی بیماری میں ان کے لئے دعائیں کیں۔ دوسری آنکھ کا آپریشن اگلے سال متوقع ہے۔

مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ پشاور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بیٹیوں کے بعد ۲۳۔ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے ازراہِ شفقت "عطاء المنعم" عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ملک علی محمد صاحب آف ہچکہ کا پوتا اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عرائض نویس شورکوٹ کا نواسہ ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضلوں سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

تقویٰ دُکھوں سے نکال کر سُکھوں کا وارث بنا دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

میں نے بہت ہی غور کیا ہے۔ خدا کے فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ میں اپنے یقین اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپناؤ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جائے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو۔ اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا (وہ متقیوں سے محبت کرتا ہے) جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت کیا!!۔ پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے اور وہ کھانے پینے دوا و علاج اور تیمار دار، غرض بہت سی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے (۔) متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم و گمان ہی نہیں ہوتا۔ پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے۔ متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات دیتا ہے (۔) ہر قسم کی تنگی سے وہ آپ نجات دیتا ہے۔ یہ متقی کی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے.... (اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ خود تمہیں علم عطا فرمائے گا) پھر ہر قسم کے دُکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے... پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ رزق کے لئے۔ تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سُکھ کی ضرورت ہے تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو۔ تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے علومِ صحیحہ اسی کے ذریعہ ملتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸- تبوک ۱۳۷۱ ہش ۲۸- ستمبر ۱۹۹۲ء

"آپس میں جلد صُلح کرو"

اگرچہ بعض لوگ ایک دوسرے سے ناراض ہوتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں۔ بس اب بات ختم ہو گئی ہے۔ ہم کبھی ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔ ناراضگی ہے اور یہ ناراضگی قائم رہے گی۔ ایک دوسرے کی بُرائی کرتے ہیں اور اتنی بُرائی کرتے ہیں کہ گویا ان میں کوئی اچھی بات ہے ہی نہیں۔ لیکن پھر اچانک کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے کہ ناراضگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور دوستانہ گہرا ہونے لگتا ہے۔ اور جوں جوں دوستی بڑھتی ہے انہیں خیال آتا ہے کہ کیسے بیوقوف تھے کہ ایک ذرا سی بات پر دوستی توڑ دی۔ تعلق نہ رکھنے کی قسمیں کھا لیں۔ اور پھر اس بات پر افسوس بھی ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی کی اچھائی یا بُرائی ہمارے اپنے خیالات کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ دوستی ہو تو خامیاں برداشت کر لی جاتی ہیں۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ خامی یا وہ خامی تو ہر شخص میں موجود ہے۔ ہمارے دوست میں بھی ہے تو کیا ہوا۔ انگریزی میں کہتے ہیں نا کہ کوئی اچھی یا بُری چیز نہیں ہمارے خیالات اچھا یا بُرا بناتے ہیں۔ خیر اس حد تک تو نہیں جایا جا سکتا کیونکہ کچھ باتیں یقیناً اچھی ہیں اور کچھ بُری بھی۔ لیکن اس محاورہ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی اچھی بات ہو یا بُری بات۔ ہم جس طرح اسے دیکھتے اور سمجھتے ہیں ویسی ہی اس کو مانتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"تم آپس میں جلد صُلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔"

اس ارشاد میں دو باتیں قابلِ غور اور واجب العمل ہیں۔ ایک تو یہ۔ کہ صلح کرو اور دوسری یہ کہ جلد صُلح کرو۔ جب تک صُلح نہیں ہوتی دل کُڑھتا رہتا ہے۔ دوسروں کے خلاف جذبات بھڑکتے رہتے ہیں۔ خلیج بڑھتی رہتی ہے اور دُوری ہوتی چلی جاتی ہے۔ صُلح ہو جائے تو پھر حالات نارمل۔ تو پھر صلح کرنے میں دیر کیوں کی جائے۔ صُلح تو ہونی ہی ہونی ہے۔ جلد یا بدیر۔ اور پھر ناراضگی پہ افسوس بھی ہوتا ہے۔ تو پھر ناراضگی کے عرصہ کو طویل سے طویل تر کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں کیوں رکھا جائے۔ اور دوسرے کو بھی اذیت کیوں پہنچائی جائے۔ صُلح کی جانی چاہیئے اور حضرت اقدس کے مطابق جلد صُلح کر لینی چاہیئے۔

پانی، پانی، پانی
خُشکی کی ہے آج گرانی
بادل برسا، چشمے پھُوٹے
کیا یہ موسم ہے بارانی؟

ابوالاقبال

نہ درمیاں کی نہ تم ابتدا کی بات کرو
یہ وقت وہ ہے کہ اب انتہا کی بات کرو

صلیب و دار کے رستوں سے ہم گذر آئے
وفا کی داد ملے اب جزا کی بات کرو

نہ پوچھو ہم نے سلاسل کو کیسے توڑا ہے
مناسب اب ہے کہ تاج و عصا کی بات کرو

عروسِ دہر کی زلفوں کو ہم سنوار چکے
اب آؤ غازہ و رنگِ حنا کی بات کرو

تمہارے حجلے تک آئے پُلِ صراط سے ہم
طریقِ وصل و کشودِ قبا کی بات کرو

دکھاؤ ہم کو نہ ماضی کا فنِّ بخیہ گری
جو اَب ہے زیرِ رفو اُس ردا کی بات کرو

برس سکے جو نہ بادل گِلہ ہے اُن کا فضول
اُٹھی ہے اب جو گھٹا اُس گھٹا کی بات کرو

روا تھا دورِ خزاں تک بیاں صرصر کا
یہ بزمِ گل ہے یہاں تم صبا کی بات کرو

اُمنڈ کے آئے گا اِس بَن میں وحشیوں کا ہجوم
جنوں کا ذکر تو چھیڑو، وفا کی بات کرو

خموش بُت ہیں، ہو تم چُپ صنمکدے والو
گر اور کچھ نہیں آتا خدا کی بات کرو

چھُپا رکھا ہے تبسّم نے آستیں میں جام
ذرا سمجھ کے تم اِس "پارسا" کی بات کرو

عبدالرشید تبسّم

ہمیں اپنے کردار سے اپنی حقیقت کا پتہ دینا ہے اور ساری دنیا کو بہتر کردار کی طرف لانا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

اَلَا لَیْسَ غَیْرَ اللّٰہِ شَیْءٌ مُّدَوَّمٌ
وَّکُلٌّ جَلِیْسٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ یَھْجُرُ

سنو! اللہ کے سوا کوئی شے ہمیشہ رہنے والی نہیں اور ہر ہم نشین سوائے اللہ کے جدا ہونے والا ہے۔

تَذَکَّرْ دِمَآءَ الْعَارِفِیْنَ بِسُبْلِہٖ
اَلَمْ یَأْنِ اَنْ تَخْشٰی ءَاَنْتَ مُحَرَّرُ

خدا کی راہ میں عارفین کے بہنے والے خون کو یاد کر۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تو ڈرے؟ یا کیا تو آزاد ہے؟

ان دو اشعار میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہیں۔ اور ایک نہ بدلنے والی حقیقت پیش کرتے ہوئے ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جسے ہمیشگی حاصل ہو۔ صرف خدا کی ذات ہی ایسی ذات ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور اس کے علاوہ ہر وہ چیز جو پیدا کی گئی ہے وہ فنا ہونے والی ہے۔

انسان ہمیشہ یہ خواہش کرتا ہے کہ اس کا دوست۔ خاص طور پر دلی دوست۔ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے۔ وہ اور اس کا دوست کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں لیکن حضور فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا دنیا میں ایسا کوئی دوست نہیں ہو سکتا جو ہمیشہ انسان کے ساتھ رہے۔ اگر یہی بات ہے اور جیسا کہ حقیقت میں ایسا ہی ہے تو پھر کیوں نہ خدا تعالیٰ ہی کی ذات کو اپنا دوست بنایا جائے۔ ہماری یہ خواہش کہ ہم اور ہمارا دوست کبھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں پوری ہو سکے کیونکہ اس کے پوری ہونے کی اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہماری دوستی ایک ایسی ذات سے ہو جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اس زندگی میں بھی ہم اس کے ساتھ رہیں اور اس کے بعد آنے والی زندگی میں بھی ہم اس کے ساتھ رہ سکیں اس سلسلے میں حضور اللہ تعالیٰ کے ان پیاروں کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کو پوری طرح جاننے اور پہچاننے کی کوشش کی اور اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانی دینے کا تہیہ کرتے ہوئے اپنی جانیں بھی قربان کر دیں۔ حضور اپنے مخاطب سے کہتے ہیں کہ کیا تیرے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو اس بات سے ڈرے کہ ایک دن تو اس دنیا کو چھوڑ جائے گا۔ کیا تو اس بات سے آزاد ہے کہ تو نے بھی اس دنیا کو چھوڑ دینا ہے۔ کیا تجھے اس دنیا میں ہمیشہ کی زندگی عطا کئے جانے کا وہم ہے۔ اگر تجھے اس بات کا یقین ہے کہ تو ہمیشہ یہاں نہیں رہے گا تو تجھے خدا تعالیٰ سے دل لگانا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے دل لگانے کے سلسلے میں جو قربانیاں دینا پڑتی ہیں ان کے لئے تجھے ہر وقت اسی طرح تیار رہنا چاہیئے جس طرح تجھ سے پہلے وہ لوگ تیار تھے جنہوں نے خدا کو جان لیا اور پہچان لیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی دوستی عطا فرمائے۔ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اسی کے ہو کر رہیں۔ اسی کی دوستی پر فخر کریں اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اس کی دوستی یہاں بھی کام آتی ہے اور اگلی زندگی میں بھی کام آئے گی۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر۔

دعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو۔ ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔"

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

اس کو ایک نیا مضمون بھی قرار دیا جا سکتا ہے اور پچھلی آیت کے مضمون کا تسلسل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر پہلی آیت کے مضمون کو ہی جاری سمجھا جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ آپس کے معاہدات کو پوری طرح سے نبھاؤ۔ اگر تم ان عہدوں کو توڑو گے تو خدا تعالیٰ نے جو تمہاری مضبوط جماعت بنا دی ہے وہ تباہ ہو جائے گی اور آپس کا اعتبار جاتا رہے گا۔

معاہدات کی پابندی قومی اتحاد کے قیام کے لئے اشد ضروری ہوتی ہے کیونکہ جماعت کا قیام ایک دوسرے سے حسنِ سلوک پر مبنی ہوتا ہے۔ اور حسن سلوک اس وقت تک رہتا ہے جب تک لوگ معاہدات کی پابندی کریں۔ جب لوگ معاہدات پورے نہ کریں تو پہلے بددلی اور اس کے بعد بدظنی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شخص کے بُرے عمل کے نتیجہ میں دوسرے سینکڑوں آدمی قومی نظام کے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ انسان جس طرح بھی ہو سکے اپنے وعدوں کو پورا کرے تاکہ اعتبار قائم ہو اور لوگ برضا و رغبت ایک دوسرے کی امداد کے لئے تیار ہوں اور قوم ترقی کر سکے۔

انفرادی عہد کے علاوہ ایک قومی عہد بھی ہوتا ہے یعنی افراد ایک شخص کے ہاتھ پر قومی ترقی کے لئے عہد کرتے ہیں اس کا نام (امامت) ہے۔ وہ عہد بھی اس کے اندر شامل ہے اور اس میں اس کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری ایک جماعت بنا دی ہے اور ایک نظام قائم کر دیا ہے اور تم نے اس نظام کی پابندی کی قسمیں کھائی ہیں اب اس کی پابندی کرتے رہنا۔ ورنہ نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہاری قربانیوں سے جو رعب دینِ حق کا قائم ہوا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اور پھر نئے سر سے محنت کرنی پڑے گی۔ یہ ایک بہت بڑا سیاسی نکتہ بتایا ہے۔ چند آدمیوں کے تفرقہ سے سب نظام برباد ہو جاتا ہے اور قوم کی محنت اکارت جاتی ہے اور نئے سر سے محنت اور قربانی کی ضرورت پیش آتی ہے مگر اجڑی ہوئی چیز پھر اس طرح نہیں جڑتی جیسے کہ نئی۔ اور پھٹے ہوئے دل پھر اس طرح نہیں ملتے جس طرح کہ وہ جو ہمیشہ متصل رہے ہوں۔ اس لئے اس عہد کے قیام کے لئے نہایت سخت کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کے الفاظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں غیر قوموں کے ساتھ معاہدات کا بھی ذکر ہے۔ اس مضمون کے لحاظ سے اسے ایک مستقل مضمون قرار دینا ہو گا۔

یعنی نہ اس سے نیا مضمون شروع سمجھا جائے گا اور مطلب یہ ہو گا کہ جس طرح اللہ کے عہد اور اپنے اندرونی عہد کی پابندی لازمی ہے اسی طرح دوسری اقوام کے ساتھ جو عہد کئے گئے ہوں ان کی پابندی بھی ضروری ہے۔ ان معاہدات کی نگہداشت رکھو۔ ورنہ دنیا کا امن برباد ہو جائے گا۔ چنانچہ دَخَلَ کا لفظ بھی اسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی طرح جس نے دھاگا مضبوط کیا اور پھر توڑنا شروع کر دیا، سے بھی یہی مراد ہے کہ امن کے قائم ہونے کے بعد فساد کی صورت پیدا نہ کرو

اس صورت میں اس کے تین معنے ہو سکتے ہیں یہ جائز نہیں کہ تم کسی دوسری قوم سے اس لئے صلح کر لو کہ ابھی وہ طاقتور ہے تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے معاہدہ کے بعد جب وہ تمہاری طرف سے غافل ہو جائے گی تو تم اندر ہی اندر تیاری کر کے ایک دن اس پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دو گے سیاسی دنیا اس قسم کی حرکات ہمیشہ سے کرتی آئی ہے۔ دینِ حق کی بنیاد چونکہ عدل احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ پر ہے وہ اس فعل کو خواہ وہ دشمن دینِ حق کے مقابل پر کیا جائے ناپسند کرتا اور اس سے منع فرماتا ہے۔

۲۔ دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ایسے معاہدات نہیں کرنے چاہئیں کہ جن کی غرض یہ ہو کہ کسی کمزور قوم کے ساتھ بظاہر تو معاہدہ کیا جائے اور دراصل غرض اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی ہو جیسا کہ یوروپین قومیں آجکل کر رہی ہیں۔ (تحریر پرانی ہے۔ ن۔ س)

۲۔ تیسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ایسے معاہدات ہرگز جائز نہیں جن کی غرض معاہد قوم کو کمزور کرنا ہو۔ چاہیئے کہ جس سے صلح کرو اس سے پوری صلح کرو۔ اس میں کس قدر زبردست اخلاقی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ قومی برتری بے شک اچھی چیز ہے لیکن دھوکے اور فریب سے اس کا حصول ہرگز جائز نہیں معاہدات کی غرض قیام امن ہونا چاہیئے۔ نہ کہ دوسرے کا نقصان یا فریب دہی۔ اس کے مقابل میں دیکھو یوروپ آج کیا کر رہا ہے۔ معاہدات کر کے کمزور قوموں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ جیسے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالک حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

برونائی / پاکستان

گذشتہ روز سلطان حاجی حسن البولکیہ جو برونائی دارالسلام کے سربراہ مملکت یعنی سلطان ہیں نے جمعہ کے روز کہا کہ پاکستان اور برونائی کے تعلقات خاصے پرانے ہیں اور اب روز بروز بہتر سے بہتر ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ ایک عشائیے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے یہ عشائیہ انہیں صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے دیا۔

سلطان موصوف نے کہا کہ ہمارے دونوں ملک تعلیم، مذہبی امور اور دفاعی امور میں ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کرتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ بات دونوں کے مفاد میں ہے اور روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ دنیا کے مختلف مسائل کے متعلق پاکستان اور برونائی کا موقف ایک ہی ہے اور دونوں قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھتے ہیں۔ دونوں اقوام متحدہ تنظیم اسلامی کانفرنس اور غیر وابستہ تحریک میں بھی شانہ بشانہ چلتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم اپنے علاقے کی ترقی کے لئے ہر طرح کوشاں رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے تاریخ کا بھی حوالہ دیا اور ان حوالوں میں خاص طور پر قائداعظم محمد علی جناح کا نام بھی آیا۔ آپ نے کہا کہ گذشتہ رہنماؤں نے جو کچھ عوام کے لئے کیا ہے ہم اس کے پوری طرح قدردان ہیں۔ موجودہ سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں خاصی تباہی پھیل گئی ہے۔ سیلاب زدہ خاندانوں سے اپنی طرف سے اپنی حکومت اور اپنے باشندوں کی طرف سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر صدر غلام اسحٰق خان نے کہا کہ دنیا میں امن صرف اور صرف اسی طرح قائم ہو سکتا ہے کہ چھوٹی اور بڑی تمام ریاستیں اور ممالک اقوام متحدہ کے منشور پر پوری طرح عمل کریں اور اپنے جھگڑوں کو امن و امان کی فضا میں گفت و شنید کے ذریعے حل کریں۔ آپ نے مزید کہا کہ سرد جنگ کے خاتمے کو ایک اور عالمی تناؤ کا باعث نہیں بننے دینا چاہیئے۔ تمام ریاستوں کو اور ممالک کو اپنی اپنی جگہ پر پوری طرح آزادی کے ساتھ حکمرانی کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ صدر غلام اسحٰق خان نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ اس وقت بوسنیا کی خاص طور پر مدد کی ضرورت ہے۔ انہیں اپنے دفاع کے لئے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق مدد ملنی چاہیئے۔ اور اقوام متحدہ کو بھی بوسنیا کے دفاع میں اضافی دلچسپی لینی چاہیئے۔ پاکستان اور برونائی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمیں اس بات سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ ہمارے اور برونائی کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ ہمارے تعلقات ہمارے عقائد، ہماری ثقافت اور مشترکہ اقدار کی وجہ سے استوار ہیں

فلپائن اور گوریلے

فلپائن کے صدر فیڈل راموس نے گذشتہ ہفتہ کے روز عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ ان کی مدد کریں تاکہ کمیونزم کے بار بار کے حملوں کو روکا جا سکے۔ آپ نے کہا کہ آپ لوگ جو اکثر اس آگ میں جلتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ جو لوگ پہاڑیوں میں رہتے ہیں انہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ ہم اپنی مہم میں پرخلوص ہیں۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ عوام الناس کی ضروریات کو بہتر طریق پر پورا کیا جائے۔ اگرچہ اس بات سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا کہ کوششیں وسائل ہی کے مطابق کی جا سکتی ہیں۔ آپ نے یہ اپیل ناگا شہر میں کی جو منیلا کے جنوب مشرق میں ۱۷۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ گوریلوں نے جنہوں نے فوجی قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ پاؤڈران کے ہال پر حملہ کیا اور وہاں بعض لوگ مارے بھی گئے۔ ان گوریلوں سے جان چھڑانے کے لئے صدر ریموس عوام الناس سے اپیل کر رہے ہیں کہ انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ حکومت عوام الناس کے فائدے ہی کے لئے کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک عوام الناس ایک دوسرے سے تعاون نہیں کریں گے اور یہ باتیں نہیں سمجھائیں گے۔ گوریلا ایکشن ختم نہیں ہو سکتی۔ آپ نے بائیں بازو کے لوگوں کے لئے معافی کا اعلان بھی کیا۔ اور اسی طرح ان لوگوں کے لئے جو فوج سے باغی ہو کر نکل چکے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ مذہبی طور پر بھی ہم سب کو ایک ہو کر رہنا چاہیئے آپس کے مذہبی اختلافات کو سیاست میں لانے سے عوام الناس ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں اور اس نقصان سے بچنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اپنے مذہبی اختلافات قائم رکھتے ہوئے سب کی زندگی بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

بوسنیا اور امن

بوسنیا جن مشکلات میں سے گذر رہا ہے ان کو دور کرنے کے لئے یورپ کے تمام ممالک اور اقوام متحدہ ہمہ وقت کوشاں ہیں لیکن گذشتہ ہفتہ کے روز بتایا گیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہاں قیام امن کے امکانات نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بوسنیا کے لوگوں کو دو وجوہ سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے آزادی کا اعلان کیا۔ جو باقی حصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ یہ مسلمان ہیں۔ یہ تاثر بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ ان کی مخالفت جاری رکھنے میں بعض عیسائی تنظیموں کا ہاتھ ہے۔ یہ بات کہاں تک درست ہے یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ کسی کا کسی کے پیچھے ہاتھ ہونا ایک خفیہ بات ہوتی ہے اور اس کے متعلق سوچا ہی جا سکتا ہے۔ یقینی شواہد پیش کرنے آسان نہیں ہوتے۔ اگر بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف کچھ عیسائی تنظیمیں بھی کام کر رہی ہیں تو یقیناً ان کا ہاتھ خفیہ ہے اور شواہد کا ملنا آسان نہیں۔ لیکن چونکہ مخالفت جاری ہے اس لئے یہ احساس بھی بڑھتا جا رہا ہے کہ وہ دراصل علاقائی جھگڑا نہیں بلکہ مذہبی جھگڑا ہے اور اسی لئے مسلمان عالمی برادری اس میں خاص دلچسپی لے رہی ہے۔ تنظیم اسلامی کانفرنس نے اقوام متحدہ سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ بوسنیا میں امن قائم کروائے اور بوسنیا کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر قسم کا سامان وہاں پہنچائے سامان بھجوایا تو جا رہا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ بہت سا سامان وہاں پہنچنے نہیں دیا جاتا۔ راستے میں دشمن روک لیتا ہے۔ اور جو اس سے آگے بڑھتا ہے اس پر بھی بعض مسلح لوگ ڈاکے ڈال کر چھین لیتے ہیں۔ گویا کہ وہ لوگ جو مستحق ہیں ان تک پوری طرح وہ سامان نہیں پہنچ رہا۔ اور وہ بیچارے اپنی مشکلات کو بڑھتے ہوئے بے بسی اور بے کسی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

بوفورس سکینڈل

راجیو گاندھی کی وزارتِ عظمیٰ کے دوران ایک سکینڈل سامنے آیا تھا۔ جس کو بوفورس سکینڈل کہا گیا اس لئے کہ بوفورس سویڈن میں اسلحہ بنانے والی کمپنی ہے اور اس کے ساتھ ہندوستان نے ۱۳ ارب ڈالر کے اسلحے کا معاہدہ کیا تھا بعد میں پتہ چلا کہ اس معاہدے کے لئے سویڈش کمپنی بوفورس نے خاصی رشوت دی تھی۔ چنانچہ یہ معاملہ عدالت میں گیا۔ لیکن دہلی کی ہائی کورٹ نے گذشتہ ۲ ستمبر کو فیصلہ کیا کہ اس معاملے میں کوئی جان نہیں ہے اس لئے اس کو ڈسمس کر دیا جائے ۱۳ مہینے تک یہ معاملہ چلتا رہا ہے اور کسی الزام کا پوری طرح ثبوت نہیں دیا جا سکا۔ لیکن اب ہندوستان کی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس معاملہ پر عدالتی کارروائی جاری رکھی جائے۔ اگرچہ اس فیصلے کو عارضی طور پر معطل تو کر دیا گیا ہے لیکن ایسے لگتا ہے کہ اس فیصلے پر پوری طرح عمل ہو کر رہے گا یہ سپریم کورٹ میں ۹۔ اکتوبر کو سنا جائے گا۔ ہائی کورٹ نے تو اس معاملے کی تفتیش کے مزید مراحل پر پابندی لگا دی تھی اور کہا تھا کہ اب نہ تفتیش ہو نہ اس معاملے کو آگے چلایا جائے۔ لیکن سپریم کورٹ یہ چاہتی ہے کہ جتنا وقت بھی لگے اس کا خیال کئے بغیر اس کیس کو جاری رکھا جائے۔ اس سکینڈل کی وجہ سے ہندوستان میں خاصی سیاسی سرگرمی بڑھ گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ اس معاملے میں راجیو گاندھی اور ان کے اعلیٰ سطحی افسران بھی شامل ہیں۔ راجیو گاندھی نے اس الزام کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن وہ مئی ۱۹۹۱ء میں قتل کر دیئے گئے۔ ۱۹۸۹ء کے انتخابات میں بوفورس سکینڈل ایک ایسا عنصر تھا جس نے گاندھی کی کانگریس کو شکست سے ہمکنار کیا جہاں تک تفتیش کا تعلق ہے اس سے پتہ چلا تھا کہ بوفورس نے ۵۳ ملین امریکی ڈالر ایک سوئس بنک کے خفیہ اکاؤنٹ میں جمع کروائے تھے۔ لیکن اب تک یہ نہیں بتایا جا سکا کہ یہ خفیہ اکاؤنٹ کس کے نام سے تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ سکینڈل کا ثبوت نہیں مل سکا۔ جب تک یہ بات نہ واضح ہو جائے کہ یہ روپیہ کس کس کو ملا اور کیوں ملا۔ اس وقت تک سکینڈل کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ لیکن چونکہ اس بات کا امکان ہے کہ کبھی بھی ان ناموں کا انکشاف ہو جائے۔ اس لئے سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ مقدمہ کی سماعت جاری رہنی چاہیئے۔ چنانچہ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ۹۔ اکتوبر کو سپریم کورٹ میں سماعت ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں ——— چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

محترم حافظ عبدالسلام صاحب

محترم حافظ عبدالسلام صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے بزرگ خدام میں سے تھے۔ آپ ۵ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام جالندھر مکرم میاں حیات علی صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ۴ اور ۵ مئی ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب کراچی میں تقریباً ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور ۵ مئی ۱۹۹۲ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے یکم اکتوبر ۱۹۱۲ء کو سرکاری ملازمت کا آغاز کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی خداداد قابلیت، محنت اور فرض شناسی سے ترقی کرتے کرتے اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر منسٹری آف فنانس کے عہدہ پر پہنچے۔ پارٹیشن کے بعد کراچی بھی اسی عہدہ پر مقرر رہے اور اپریل ۱۹۴۹ء میں آپ کا تبادلہ بحیثیت اسسٹنٹ کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس لاہور کر دیا گیا اور اس عہدہ سے آپ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو ریٹائر ہوئے۔ آپ کو اعلیٰ خدمات کی بناء پر خانصاحب کا خطاب بھی ملا۔

محترم حافظ صاحب کو اوائل جوانی میں ۱۹۱۳ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ (اول) کے ہاتھ پر سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی اور غیر معمولی اخلاص کی بناء پر ۲۲ اگست ۱۹۱۵ء کو نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق ملی چنانچہ وصیت ۹۸۶ ملا۔ سارے عرصہ ملازمت کے دوران کئی اعلیٰ جماعتی عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا چنانچہ آپ نے امیر جماعت دہلی، امیر جماعت شملہ اور امیر جماعت کراچی کے طور پر کئی سال کام کی توفیق پائی۔ آپ نے ایک دفعہ خاکسار کو بتایا کہ ان کا افسران کے کام سے بہت خوش ہوا اور اظہار کیا کہ وہ ان کی حسن کارکردگی کو ریکارڈ کرتے ہوئے تعریفی ریمارکس کے ساتھ ترقی کی سفارش کرنا چاہتا ہے اور پوچھا کہ دفتری کام کے علاوہ کیا کسی کلب یا سوسائٹی کے ممبر یا سوشل ورک کرتے ہیں مکرم حافظ صاحب نے کہا کہ کسی کلب وکلب کا ممبر تو نہیں تاہم ایک ایسی مذہبی جماعت کا ممبر ہوں جو ہر آن بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے کوشاں رہتی ہے اس پر وہ افسر بہت خوش ہوا اور اس نے اپنے ریمارکس میں یہ امر خاص طور پر لکھا کہ نہ صرف یہ شخص ایماندار اور محنتی کارندہ حکومت ہے بلکہ سوسائٹی کا ایک مفید وجود ہے اور مقامی احمدیہ جماعت کا سربراہ ہے۔ اس کی سفارش پر نہ صرف مکرم حافظ صاحب کو ترقی ملی بلکہ اس نے اپنی جیب خاص سے ایک قیمتی گھڑی بطور تحفہ عطا کی جو لمبا عرصہ مکرم حافظ صاحب کے زیر استعمال رہی۔ محترم حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے دیکھو سلسلہ کی خدمت ہمیشہ میری ترقی کا بہت بڑا ذریعہ بنی رہی۔

آپ کی قابلیت کی بناء پر حکومت نے آپ کو ایکسٹینشن دے دی جس کے اختتام پر مزید آفر دے دی لیکن انہی دنوں مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمارے نوجوان واقفین خام ہیں اور ناتجربہ کار اور جن لوگوں کو تجربہ ہے ان کو حکومت ایکسٹینشن کی آفر دیتی ہے جسے وہ قبول کر لیتے ہیں اور ہوتے ہوتے جب وہ کام کے قابل نہیں رہتے اور حکومت ان کو فارغ کر دیتی ہے تو پھر مجھے لکھتے ہیں کہ حضور ا بڑی دیر سے سلسلہ کی خدمت کی تڑپ تھی ۔۔۔۔ مکرم حافظ صاحب فرماتے تھے حضور کے الفاظ میرے دل پر جا کر لگے اور یوں لگا گویا مجھے ہی مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ جا کر ایکسٹینشن کی آفر کو ٹھکرا دوں گا۔ اور اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گا۔ چنانچہ پہلے زبانی پھر تحریری طور پر ۷ فروری ۱۹۵۲ء کو حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں آپ نے وقف کے لئے پیش کیا جسے حضور نے قبول فرما لیا۔ اور ۱۱ فروری ۱۹۵۲ء کو فرمایا " ان کے لئے مکان کا انتظام کیا جائے ان کو وکالت دیوان میں لگایا جائے گا۔" چنانچہ ۲۴ فروری ۱۹۵۲ء کو آپ کی تقرری بطور وکیل الدیوان ہوئی۔ اور جلد ہی ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مقرر فرمایا۔ یہ محترم حافظ صاحب کے خلوص نیت، پارسائی اور تقویٰ کا پھل تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو عطا فرمایا اور ایسی اعلیٰ خدمت پر کام کرنے کی سعادت پائی۔ ۱۹۵۹ء میں بعض نجی امور کے لئے آپ کو چند ماہ رخصت پر جانا ہوا۔ واپسی پر ۲۴ جون ۱۹۵۹ء کو آپ وکیل المال (اول) اور پھر یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو وکیل المال (ثانی) مقرر ہوئے اور اسی عہدہ پر آپ نے دسمبر ۱۹۷۱ء تک نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

خاکسار کی خوش بختی ہے کہ محترم حافظ صاحب جیسے قابل اور تجربہ کار مخلص بزرگ کی زیر تربیت کئی سال سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ سے پہلی ملاقات فضل عمر ہوسٹل لاہور میں ہوئی جبکہ آپ اپنے بیٹے طاہر احمد سے ملنے آئے جو میرا بہت اچھا دوست اور ہم کلاس تھا۔ مکرم حافظ صاحب کی نیکی، سادگی، نرم گفتاری اور بے تکلفی نے بہت متاثر کیا۔ پھر ۱۹۵۳ء میں بی ایس سی کرنے کے بعد خاکسار کو وکالت دیوان میں آپ کے ماتحت کام کا موقع ملا۔ آپ بہت ہی شفیق اور مہربان افسر تھے اور اپنے ماتحتوں سے بڑے پیار کا سلوک کرتے تھے۔

خاکسار کو ۱۹۵۶ء میں ایم۔ اے ریاضی کے بعد کچھ عرصہ محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے ساتھ کام کر کے پھر محترم حافظ صاحب کے ساتھ کام کی توفیق ملی۔ اور جنوری ۱۹۵۸ء سے جنوری ۱۹۶۱ء تک ایک ایسے ادارہ میں نمائندگی کی جس کے ایک ڈائریکٹر محترم حافظ صاحب تھے۔ ازاں بعد ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۱ء تک بطور نائب وکیل المال (ثانی) محترم حافظ صاحب کی نیابت میں خدمت کا موقع پایا۔ اس سارے عرصہ میں محترم حافظ صاحب کو مجھے بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ نہایت بے نفس خادم سلسلہ تھے نام و نمود کا ذرہ بھر شوق نہ تھا بلکہ خاموش خدمت ان کا شعار رہا۔ بہت محنتی اور قابل افسر تھے۔ روشن دماغ اور ذہن رسا پایا۔ بہترین ڈرافٹنگ کرتے تھے۔ بعض مواقع پر آپ نے دو دو ڈرافٹ بالکل ایک دوسرے کے مخالف تیار کئے ہوتے تھے۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب اجلاس میں تبادلہ خیال کے بعد نتیجہ نکلے تو ان دو میں سے جو ہو اس کے مطابق پہلے سے ڈرافٹ تیار ہو اور وہیں پیش کر دیا جائے۔ آپ بہت وسیع حوصلہ رکھتے تھے اور اپنے ماتحتوں پر مکمل اعتماد اور ان پر حسن ظن رکھتے تھے ایک مرتبہ جبکہ مجھے آپ کے ساتھ بطور نائب کام کرتے ہوئے چند ماہ ہی ہوئے تھے مجھے ایک سینئر دوست ملے اور کہا کہ محترم حافظ صاحب عظیم انسان ہیں دیکھو۔ عام افسر اپنے ماتحت کے آگے آنے کو پسند نہیں کرتے اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی پوزیشن مستحکم رہے اور یہ احساس نہ ہو کہ کوئی ان کی جگہ لینے کے قابل ہو گیا ہے لیکن محترم حافظ صاحب سے جب افسر بالا نے دریافت کیا کہ جو لڑکا آپ کے ساتھ کام کر رہا ہے وہ کیسا ہے اور کیسا کام کر رہا ہے؟ تو مکرم حافظ صاحب نے فرمایا: "بہت اچھا ہے۔ میری جگہ لگائیں گے تو (اللہ نے چاہا تو) مجھ سے اچھا کام کرے گا۔" یہ محض آپ کی بے نفسی اور مجھ پر حسن ظنی تھی۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا اور میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ایسے افسر کو تا دیر سرپرستی کا موقع عطا فرماتا چلا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد قریباً چھ سال خاکسار ان کی سرپرستی سے مستفیض رہا۔

محترم حافظ صاحب کی ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ اپنے ماتحت کو کام سکھاتے بھی تھے اور پھر اسے آزادانہ کام کرنے کا موقع بھی دیتے تھے۔ کام کی اصلاح احسن رنگ میں کرتے اور بہت حوصلہ افزائی فرماتے۔ جنوری ۱۹۶۷ء میں کراچی سے واپسی پر جب دوبارہ خاکسار وکالت مال ثانی میں آیا تو تحریک جدید کے بجٹ کی تیاری میرے سپرد ہوئی۔ محترم حافظ صاحب عمومی ہدایات دیتے رہے اور پالیسی امور کے بارہ میں بتاتے رہے۔ تفصیلی کام خاکسار نے کیا۔ مجلس مشاورت سے قبل سٹینڈنگ فنانس کمیٹی بجٹ کی میٹنگ ہوئی۔ صدر صاحب کی اجازت سے حافظ صاحب نے خاکسار کو بھی ساتھ بٹھا لیا۔ سوالات کئے گئے جن کے جوابات محترم حافظ صاحب کے ارشاد پر خاکسار دیتا گیا۔ جب چوتھے سوال پر پہنچے تو مکرم مرزا عبدالحق صاحب (ممبر کمیٹی) فرمانے لگے۔ حافظ صاحب لگتا ہے بجٹ اس لڑکے نے بنایا ہے۔ حافظ صاحب نے بلا تکلف فرمایا۔ جی ہاں اس لڑکے نے ہی بنایا ہے۔ عموماً ایسی پوزیشن والے افسران اس طرح کے مواقع پر اس طرز پر جواب دیتے ہیں کہ ان کی پوزیشن بھی خراب نہ ہو اور صورت حال بھی واضح ہو جائے لیکن محترم حافظ صاحب نے بلا خوف سادگی سے کہہ دیا کہ بجٹ اس لڑکے نے بنایا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور ایک بے نفس اور خدا رسیدہ بندۂ خدا ہی ایسا کر سکتا ہے۔

کچھ عرصہ بعد مکرم حافظ صاحب نے صرف ایک سیکشن اپنے پاس رکھا اور باقی سارے سیکشنز کے کام کی نگرانی مجھے سونپ دی اور مجھے پورے اعتماد کے ساتھ کام کرنے اور سمجھنے کا موقع عطا فرمایا اور آپ نے میری خوب راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۲ نومبر ۱۹۷۱ء دوسری بیٹی سے نوازا۔ میری مسز مکرم حافظ صاحب کے کمرہ میں ہی تھی۔ میں نے آپ کو

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

مکتوبِ امریکہ

امید ہے آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں گے اور الفضل "آنکھوں کی ٹھنڈک" کو قارئین کے لئے دینی ۔ تربیتی ۔ علمی اور معلوماتی اعتبار سے مزید دلچسپ اور معیاری بنانے میں ہمہ تن مصروف ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے اور تا زیست آپ کو احسن رنگ میں مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق دیتا چلا جائے ۔

خاکسار جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے بعد ۸ ر اگست کو بخیریت امریکہ اپنے بیٹے محمد نصیر کے پاس پہنچ گیا ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور احمدیت کے ہزاروں پروانوں کو جو دنیا کے مختلف ممالک سے وہاں جمع ہوئے تھے ۔ اپنے پیارے امام کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ کے روح پرور اور حقائق و معارف سے پُر ارشادات اور خطابات سننے اور ان سے اپنے لئے آبِ حیات حاصل کرنے کی توفیق ملی ۔ انہیں اپنے پیارے آقا کی زبان سے یہ مژدہ جانفزا سننے کی بھی توفیق ملی کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت دنیا کے ۱۳۰ ر ممالک میں پھیل چکی ہے ۔

یہ اجتماع ایک عجیب روحانی نظارہ پیش کر رہا تھا ۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور یگانگت کے گیت گائے جا رہے تھے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی افتتاحی تقریر ہی توحید الٰہی کے موضوع پر فرمائی اور بتایا کہ دنیا سے ظلم و ستم اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا جب تک تمام بنی نوع انسان توحید پر قائم نہ ہو جائیں ۔ لہٰذا تم خود بھی توحید پر قائم ہو جاؤ اور دنیا کو بھی اس پر قائم کرنے کا عزم کر لو ۔

حضور نے جب خدا تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر اپنے عہد امامت کے دس سالوں میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جن فضلوں ۔ رحمتوں ۔ نمایاں کامیابیوں اور ترقیات سے نوازا ہے ان کا ذکر فرمایا تو فضا بار بار نعروں سے گونج رہی تھی اور حضور کے ہر لفظ پر احمدیت کے متوالے اور جاں نثار اپنے پیارے آقا کے لئے دین حق اور احمدیت کے لئے اپنی جانوں اور مالوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے بے تاب نظر آ رہے تھے ۔ یہ ایک نہایت ہی ایمان افروز اور کیف انگیز نظارہ تھا جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا ۔

گو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ تھا مگر حضور نے کسی کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ کوئی ایسا سانحہ عظیم جماعت پر اور خصوصاً حضور کی ذات سے تعلق رکھنے والا حال ہی میں گذر چکا ہے ۔ حضور کے چہرہ پر وہی مسکراہٹ وہی بشاشت وہی سکون و اطمینان کے آثار اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے گیت آپ کی زبان پر ہر وقت جاری نظر آ رہے تھے ۔

خاکسار کو احمدیہ قبرستان جا کر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی قبر پر دعا کی توفیق بھی ملی ۔ خدا تعالیٰ بھلا کرے عزیزم منصور احمد صاحب ساقی کا کہ انہوں نے میرے لئے یہ موقع مہیا کیا ورنہ وہاں جانا تو بہت مشکل تھا ۔ وہاں اپنے پیارے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کی قبر پر بھی دعا کی خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت میں بلند درجات عطا فرمائے ۔

حضور انور نے اس عاجز کو از راہ شفقت و محبت دو بار شرف ملاقات بخشا پیارے آقا اور غلام میں کچھ نجی اور کچھ جماعتی باتیں ہوئیں پھر پیارے آقا نے مصافحہ اور معانقہ کے بعد آگے سفر اختیار کرنے کی اجازت فرمائی ۔

وہاں آپ کے دونوں صاحبزادگان سے بھی بیت الفضل لندن کے باہر ملاقات ہوئی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں بخیریت ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابیوں سے نوازے ۔

خاکسار لندن سے ۸ ر اگست کو امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا میں ایک مقام سان ہوزے (SAN JOSE) پہنچ گیا جو سان فرانسسکو سے قریباً ۱۰ ر میل کے فاصلہ پر ہے ۔

یہاں آ کر محسوس ہوا کہ اخبار الفضل کی قدر و قیمت کیا ہے ۔ اس کی افادیت اس کی ضرورت و اہمیت کا علم اس انسان کو ہوتا ہے جو ملک سے باہر ہو ربوہ میں اخبار الفضل ضرور مطالعہ کرتا تھا مگر جو لطف اور سرور اس کے مطالعہ سے یہاں آ کر حاصل ہوا اور جس لگن توجہ اور ذوق و شوق سے اسے یہاں پڑھا وہ وہاں حاصل نہیں تھا ۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہی سمجھیں کہ اخبار الفضل میرے بیٹے کے نام بڑی باقاعدگی سے آ رہا ہے ۔ میں قریباً دو ہفتہ سے ربوہ سے دور ہونے کی وجہ سے الفضل نہیں دیکھ سکا تھا چنانچہ جب الفضل کا بنڈل آیا تو اسے لے کر بیٹھ گیا جب تک تمام اخبارات کا مطالعہ نہیں کر لیا دم نہ لیا ۔ یہی کیفیت اب بھی ہے ۔

یہاں امریکہ میں تو پاکستان کی خبریں بہت کم آتی ہیں بلکہ آتی ہی نہیں سارا دن وہ اپنے مطلب کی خبریں نشر کرتے رہتے ہیں ۔ آجکل تو ویسے بھی آئندہ چار سال کے لئے نئے صدر کے انتخاب کا مسئلہ چل رہا ہے موجودہ صدر جارج بش جو ریپبلکن پارٹی کے امیدوار ہیں اور ان کے مدمقابل بل کلنٹن جو ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار ہیں اور ایک ریاست آرکنساس کے گورنر ہیں کے درمیان خوب مقابلہ ہو رہا ہے ۔ ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہیں ۔ نکتہ چینیاں بھی ہو رہی ہیں لیکن کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہیں فساد نہیں توڑ پھوڑ نہیں اور نہ ہی مار دھاڑ ہے سب کچھ ایسے پر امن طریق پر ہو رہا ہے کہ کسی کو محسوس نہیں ہو رہا کہ ملک میں صدر کا الیکشن ہونے والا ہے ۔ صرف خبروں سے پتہ چل جاتا ہے کہ دونوں نے کیا کہا ۔ صدر بش نے خلیج کی جنگ کا ہیرو بن کر صدارت کی جنگ جیتنے کی امید لگا رکھی ہے ۔ مگر تجزیہ نگار اس وقت جو حقائق سامنے لا رہے ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ صدر بش کامیاب نہیں ہو سکیں گے ان کی مقبولیت دن بدن کم ہو رہی ہے ۔ مگر آخر میں کیا ہوتا ہے یہ بات ابھی غیر یقینی ہے ۔ آج کل امریکہ کی نشریات دن رات صدارتی انتخاب کے گرد گھوم رہی ہیں یا پھر عراق کے خلاف جو کارروائی ہو رہی ہے اس کو دہرایا جا رہا ہے ۔ لہٰذا پاکستان کے بارہ میں تو انسان یہاں قریباً اندھیرے میں رہتا ہے اس کمی کو بھی اخبار الفضل ہی کسی حد تک پورا کر رہا ہے ۔ اس میں اخباری خبروں پر مشتمل جو حصہ ہے اسے پڑھ کر وہاں کے اخبارات کی کم از کم سرخیاں تو ذہن میں آ جاتی ہیں بہر حال اخبار الفضل یہاں ایک نعمت ہے ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ملفوظات سے اقتباسات ۔ آپ کے جانشینوں کی روح پرور تحریرات ، امام وقت کے فرمودات اور مختلف قسم کے معلوماتی مضامین جو آپ بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ پیش کر رہے ہیں وہ پڑھنے کو مل جاتے ہیں آپ کی محنت قابل تحسین ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ادارت میں اس بلند پایہ جریدہ کو مزید ترقیات سے نوازے ۔

یہاں سین ہوزے (SANJOSE) ایریا میں قریباً ۱۵ ر احمدی فیملیز ہیں گو سب ہی ایک دوسرے سے دور رہائش پذیر ہیں صرف [illegible] کو کچھ دوست اکٹھے ہو جاتے ہیں یا اتوار کو کبھی اجتماع ہو جاتا ہے ۔

اس حلقہ کے مربی مکرم اظہر حنیف صاحب ہیں جو یہاں سے قریباً ۵۰ ر میل دور ہیں وہ پٹس برگ میں ہیں ۔ جہاں جماعت کو خدا تعالیٰ نے ۵ ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہاں مشن ہاؤس ہے اور عبادت کرنے کے لئے بھی جگہ ہے ۔ گذشتہ اتوار کو خاکسار محمد نصیر کے ساتھ وہاں بھی گیا اور مربی صاحب کے علاوہ دوسرے دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی ۔ زندگی یہاں بہت مصروف ہے ہر شخص مشین کی طرح کام کر رہا ہے باوجود اس کے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ مشکل سے گذارہ ہو رہا ہے ۔ یہاں فیملی کا ہر ممبر جب تک کام نہ کرے گذارہ مشکل ہے اتنی محنت ۔ لگن اور جانفشانی کے ساتھ اگر ہمارے نوجوان پاکستان میں بھی کام کریں اور کسی کام کو عار نہ سمجھیں تو ان کی زندگی وہاں بھی آسائش سے گذر سکتی ہے

اب ایک ایسی عمارت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو عجوبہ سے کم نہیں ۔ محمد نصیر ایک روز مجھے ایک عمارت کو دکھانے لے گئے جو WINCHESTER MYSTERY HOUSE کہلاتی ہے ۔ یہ محل نما عمارت ایک عورت سارا ونچسٹر نے تعمیر کی اس کے بارہ میں مشہور ہے کہ یہ عورت امریکہ کی ریاست کونیکٹیکٹ کی رہنے والی تھی یہ ایک نہایت ہی مہذب ، تعلیم یافتہ اور گانے والی عورت تھیں ۔ چار زبانوں کی ماہر تھی ۔ سنہ ۱۸۶۲ء میں اس نے ایک شخص ولیم ورٹ ونچسٹر سے شادی کی جو ایک بندوق ساز فیکٹری کے مالک کا بیٹا تھا ۔ باپ کی وفات کے بعد اس فیکٹری کا مالک اس کا خاوند بن گیا ان کی بندوق بہت مقبول ہوئی اور مشہور ہو گیا کہ سول وار میں اور بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں انڈین، U.S.A کے سپاہیوں اور جانوروں کو مارنے میں جتنا اس بندوق سے کام لیا گیا کسی اور بندوق سے نہیں لیا گیا مسز ونچسٹر کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی جو ایک ماہ کی ہو کر فوت ہو گئی۔ جس سے اس کو سخت صدمہ ہوا۔ پھر ۱۵ سال بعد اس کا خاوند بھی فوت ہو گیا جو تپ دق کا مریض تھا۔ گو خاوند نے بیس (۲۰) ملین ڈالر پیچھے چھوڑے مگر وہ سخت پریشان رہنے لگی اور بیمار ہوتی گئی جس پر ڈاکٹرز نے اسے مشورہ دیا کہ تم امریکہ کے مشرقی حصہ سے کسی ایسے حصہ میں منتقل ہو جاؤ جہاں کی آب و ہوا معتدل ہو اور اپنے آپ کو مصروف رکھنے کی کوشش کرو چنانچہ اس نے ریاست کیلیفورنیا میں سان فرانسسکو کے قریب ۸ کمروں پر مشتمل ایک مکان خرید کر اس میں رہائش اختیار کی اور ساتھ ہی اس کی توسیع کا کام شروع کر دیا اس کی تعمیر کے لئے یورپ جاپان اور دیگر ممالک سے سامان منگوایا گیا پھر کیا تھا دن رات تعمیر کا کام ہونے لگا ایک وقت میں ۱۶ کاریگر کام کرتے بعض نے ۲۰ سال تک متواتر کام کیا اور دن اور رات کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جس میں ہتھوڑے اور آرے کی آواز سنائی نہ دیتی ہو اس کے پاس کوئی آرکیٹکٹ نہیں تھا وہ خود ہی سارے کام کی نگرانی کرتی صبح سارے مکان کا چکر لگاتی کاریگروں کے کام کا جائزہ لیتی اور ہدایات دیتی ۱۸۸۴ء سے ۱۹۲۲ء تک ۳۸ سال متواتر اس محل کی تعمیر کا کام جو اس وقت چار منزلہ ہے جاری رہا اور کام اس وقت ختم ہوا جب مسز ونچسٹر ۱۹۲۲ء میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۸۵ برس تھی۔ اس وسیع و عریض محل میں جو اپنے باغوں سمیت چھ ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے مسز ونچسٹر اکیلی اپنی ایک سیکریٹری مس مارگریٹ مریم کے ساتھ رہتی تھیں یا کچھ ملازمین جو کام وغیرہ کرنے کے لئے مقرر تھے اس کی وفات کے بعد تعمیر کا سامان ابھی اتنا پڑا تھا کہ اس سے چالیس سال تک کام مزید جاری رکھا جا سکتا تھا۔ کھڑکیوں اور دروازوں پر ہزاروں ڈالر کے شیشے لگے ہوئے ہیں اور اس کی وفات کے بعد ۲۰ ملین ڈالر میں سے چار ملین ڈالر باقی بچے تھے اب یہ محل ۱۶۰ کمروں پر مشتمل ہے۔ جس میں دس ہزار کھڑکیاں ہیں۔ ۹

کچن ہیں ۴۷، آگ جلانے کی جگہیں ہیں سب ایک دوسرے سے مختلف ۱۳، غسلخانے ہیں مگر اس سارے محل میں SHOWER صرف ایک ہے اسے اندر سے دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ کس طرح تعمیر کیا گیا۔ اندر داخل ہو کر انسان گم ہو جاتا ہے اگر وہاں کوئی رہنما (GUIDE) نہ ہو تو باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل سکتا۔ جو سیڑھیاں اوپر تو جاتی ہیں وہ کسی چھت تک نہیں پہنچتیں اور جو نیچے جاتی ہیں وہ کسی فرش تک نہیں پہنچتیں۔ بہر حال یہ محل کسی عجوبہ سے کم نہیں۔ اس کے بارہ میں یہ بھی مشہور ہے کہ جب مسز ونچسٹر کا خاوند فوت ہو گیا تو وہ بعض SPIRITUALIST کے پاس گئی انہوں نے اسے بتایا کہ اس وقت آپ کے خاوند کی روح ان روحوں کے قبضہ میں ہے جو اس کی بندوق سے قتل کئے گئے اور وہ آپ کو بھی نقصان پہنچانے والی ہیں لہذا ان سے ہوشیار رہیئے اور ایک محل تعمیر کرنا شروع کرو جب تک وہ اس کی تعمیر میں مشغول رہے گی وہ نہیں مرے گی اس پر اس نے یہ کام شروع کیا لیکن باوجود اس کے کہ تعمیر کا کام اس نے دن رات جاری رکھا پھر بھی جب موت کا وقت آیا تو کوئی اسے بچا نہ سکا۔

۱۹۲۲ء میں اس کی وفات ہوئی جس کے بعد ۱۹۲۳ء میں حکومت نے اس پر قبضہ کر کے عام لوگوں کے لئے کھول دیا جس سے اب حکومت کو کافی آمدنی ہو رہی ہے۔ اور ہزاروں لوگ روز اسے دیکھنے جاتے ہیں۔ خاکسار کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

خوشخبری سنائی مکرم میاں غلام مصطفیٰ صادق صاحب بھی ساتھ تھے۔ حافظ صاحب فرمانے لگے۔ بہت مبارک ہو لڑکیاں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہیں۔ میاں صادق صاحب کہنے لگے بعض لوگ لڑکیوں کی پیدائش پر اتنے خوش نہیں ہوتے حالانکہ یہ تو بڑی برکت لے کر آتی ہیں اور ماں باپ کی ترقی کا موجب ہوتی ہیں۔ مکرم حافظ صاحب مجھے فرمانے لگے لو جی! ترقی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نے اپنی والدہ صاحبہ کا ذکر خیر کیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ۸ بیٹیاں دیں۔ اور وہ فرماتی تھیں ہر بیٹی کی پیدائش پر میں نے خدا کی بہت حمد کی چنانچہ بڑھاپے میں جب آپ زیادہ بیمار ہو کر بستر پر رہیں۔ بچیوں نے خدمت کا حق ادا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی مزید حمد کی توفیق پائی۔ ابھی دو دن ہی گذرے تھے کہ نئے سال کے لئے ممبران مجلس تحریک جدید کے بارہ حضرت امام جماعت (الثالث) کا ارشاد موصول ہوا خاکسار کا بطور وکیل المال (ثانی) تقرری کا آرڈر بھی تھا۔ مکرم حافظ صاحب فرمانے لگے۔ کیوں جی! میں نے نہ کہا تھا کہ ترقی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ بہت بہت مبارک ہو اور فرمانے لگے۔ تم پر مجھے حسن ظن تھا اور میری خواہش تھی کہ جب مجھ سے چارج لینے کا وقت آئے تو کیا ہی اچھا ہو جو تم ہی مجھ سے چارج لو۔ سو میں تمہیں ہی چارج دے رہا ہوں۔ اس طرح ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء تک آپ کو قریباً ۲۰ سال تحریک جدید کے اعلیٰ عہدوں پر کامیاب خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے عرض کیا تو فرمانے لگے کہ مکرم حافظ صاحب سے وقت مقرر کر لو۔ ان کی لمبی خدمات ہیں اور خاص کنٹری بیوشن ہے اس کی قدردانی کے طور پر اور شکرانہ اور دعا کی غرض سے ان کو تحریک جدید کی طرف سے الوداعی پارٹی دینی چاہیئے۔ میں نے مکرم حافظ صاحب سے عرض کیا تو فرمانے لگے۔ رہنے دو جوان! اس کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے اصرار کیا تو پھر فرمانے لگے ایسی پارٹیوں میں خواہ مخواہ منہ پر تعریف کی جاتی ہے جو مجھے پسند نہیں۔ بس جوان تم رہنے ہی دو اور مکرم میاں صاحب سے باادب عرض کر دو کہ رہنے دیں بس میرے لئے دعا کر چھوڑیں جو زندگی کے باقی دن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں گزریں اور انجام بخیر ہو۔ اس سے آپ کی بے نفسی اور محض للّٰہی وقف اور اسی سے اجر کے طلبگار ہونا عیاں ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکرم حافظ صاحب کو اپنے قرب سے نوازے۔ آپ کی جملہ اولاد کو ان کی نیکیوں کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا کرے اور سلسلہ کے سب خدام کو اسی طرح بے نفسی اور بے لوثی کے ساتھ محض خدا کی خاطر اپنے فرائض کما حقہ ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور وہ خدا سے راضی رہیں اور ان کا مولیٰ ان سب سے راضی رہے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

چین میں ہوا۔ مصر میں ہوا۔ ترکی میں ہوا اور ایران میں ہوا۔ اور ایک زمانہ میں ہندوستان میں بھی ہو چکا ہے۔ اور آج کل پھر پولینڈ فرانس فن لینڈ۔ ناروے رومانیہ چیکوسلواکیہ وغیرہ ممالک سے ایسے ہی واقعات پیش آ رہے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ

(۱) کوئی معاہدہ اس نیت سے نہ کیا جائے جس کا مقصد کسی دوسری طاقت کو دھوکہ دے کر کمزور کرنا ہو۔

(۲) کسی کمزور قوم سے کوئی ایسا معاہدہ نہ کیا جائے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس قوم کو اس معاہدے کے پیچ میں لا کر اپنے ماتحت کر لیا جائے۔

(۳) کوئی معاہدہ اس نیت سے نہ کیا جائے جس کا مقصد کسی دوسری طاقت کو ترقی سے روکنا ہو۔ قیام امن کے لئے کیا ہی لطیف تعلیم دی ہے۔ اگر اس کی پابندی کی جائے تو تمام فسادات یکسر مٹ سکتے ہیں۔ اتحادیوں اور اشتراکیوں کی سابق عالمگیر اور موجودہ لڑائی ایسے ہی معاہدات کے نتیجہ میں پیدا ہو رہی ہیں معاہدہ وارسائی نہ ہوتا تو یہ نئی جنگ بھی نہ ہوتی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم سلطان شیر خاں صاحب دارالعلوم غربی اپنی اولاد کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو تعلیمی مقاصد میں کامیاب کرے۔ خدمت دین کی توفیق دے اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔ ایک ہفتہ سے بعارضہ قلب علیل ہیں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب ماموں ولد ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہونے کے باعث ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم حبیب احمد صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل شیخوپورہ اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ محترمہ مسز محمودہ کے نیر صاحبہ اپنے صاحبزادے کے پاس امریکہ جا رہی ہیں۔ وہ اس سفر کی کامیابی اور خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرمہ امۃ النعیم صاحبہ زوجہ مکرم محمد ابراہیم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ آف کراچی کافی عرصہ سے بعارضہ جگر علیل ہیں مسلسل علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۷ ستمبر۔ دن کو گرمی ہوتی ہے۔ جبکہ رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔

○ گذشتہ روز صبح سویرے گدو سبی بجلی کی ٹرانسمیشن لائن پر ڈاکوؤں کی فائرنگ کے نتیجہ میں پورا بلوچستان تاریکی میں ڈوب گیا فائرنگ سے ٹرانسمیشن لائن کو بری طرح نقصان پہنچا۔ کوئٹہ کے ۱۹ روزناموں میں سے ایک بھی شائع نہیں ہو سکا۔ ضلعی انتظامیہ فائرنگ کے ملزمان کو ابھی تک گرفتار نہیں کر سکی۔

○ بوسنیا کے مسلمانوں پر جو قیامت ٹوٹ رہی ہے اس کے تحت اب تک ۶۰ ہزار مسلمان شہید کئے جا چکے ہیں بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ کی خصوصی ایلچی نے انٹرویو میں بتایا کہ نظر بندی کیمپوں میں بے پناہ تشدد کیا جا رہا ہے اور وہ بھوکے پیاسے زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلحہ ہمارا اولین مسئلہ ہے مگر اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باعث خرید نہیں سکتے۔

○ منگلا کے چیف انجینئر کی غفلت کو زیر بحث لانے کے لئے سینیٹر راجہ محمد افضل نے سینٹ کو تحریک التوا کا نوٹس بھیج دیا ہے۔

○ جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت کا موجب بننے والے طیارے سی۔ ۱۳۰ کی تباہی کے بارے کمیشن نے جو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کے ججوں پر مشتمل ہے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ بھارت سرحدی کشیدگی ختم کر دے تو فوجی اخراجات کم ہو سکتے ہیں۔

○ بلوچستان کے دو ممتاز قبائلی سرداروں اکبر بگٹی اور نواب خیر بخش مری کے درمیان ۲۱ سال کے بعد ڈیرہ بگٹی میں ملاقات ہوئی۔

○ جنرل سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر اکرم ذکی نے کہا ہے کہ ہم سیلاب زدگان کے لئے امداد شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے لیکن ہاتھ نہیں پھیلائیں گے

○ سندھی لیڈر پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے میں حکمرانوں کو سیلاب زدہ علاقوں میں ڈوبتے دیکھ رہا ہوں۔ بوٹوں کی چاپ بھی نزدیک ہے۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے الطاف حسین کے بارے میں کہا کہ انہوں نے تارا سنگھ بننے کی کوشش کی تھی لیکن ان کی فلم پٹ گئی۔

○ کراچی میں ہر شخص کی زبان پر صرف ایک ہی سوال ہے کہ اگر فوج چلی گئی تو پھر کیا ہوگا۔ الطاف حسین کے مخالفین کو خانہ جنگی سے تحفظ کون فراہم کرے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اشارہ دیا ہے کہ اس سال کے آخر تک حکومت ختم ہو جائے گی۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات سلمان تاثیر نے چیلنج کیا ہے کہ ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ انہوں نے یہ بات وفاقی وزیر ملک نعیم کے جواب میں کہی جنہوں نے ان پر ہارس ٹریڈنگ کے بارے میں ٹیپ سکینڈل کے بارے میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا تھا۔

○ تائیوان نے سابق سوویت سائنسدانوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

○ مسلح ملیشیا کے کابل میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ حکمت یار، پروفیسر عبدالرب رسول سیاف اور مولوی نبی محمدی کے ساتھ افغان صدر برہان الدین ربانی کے مذاکرات کے بعد ہوا۔

○ اسرائیل میں مقبوضہ مغربی کنارے میں پی ایل او کے حامی فلسطینیوں کے ایوان تجارت کے انتخابات جیت گئے ہیں۔

○ کرکٹ کے مایہ ناز کھلاڑی عمران خان نے بتایا ہے کہ کینسر ہسپتال کی تعمیر کے بارے میں ان کا خواب سچ ثابت ہو رہا ہے۔ ہسپتال کی تعمیر آئندہ سال مکمل ہو جائے گی۔

○ خالصتان کونسل کے صدر ڈاکٹر گورمیت سنگھ اولکھ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۹۹ء سے پہلے آزاد خالصتان قائم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ "دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے" پاکستانی رہنماؤں کو یہ بات کیوں سمجھ میں نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں ہم سے غلطیاں ہوئیں جس پر ہم شرمندہ ہیں۔ پاکستان کے عوام ماضی کو فراموش کر کے فیصلہ کریں۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے وزیراعظم کے فرقہ پرست علماء کو پھانسی دینے کے بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیراعظم میں ہمت ہے تو مجھے پھانسی دیں۔

○ جان شیر خان نے جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں ہونے والا ورلڈ کپ سکواش ٹورنامنٹ جیت لیا۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے ایک تحقیقاتی ٹریبونل کے سامنے بیان دیتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کے خاوند آصف زرداری کو قتل کئے جانے کے منصوبے کی اطلاع انہیں ایک پولیس افسر کے ذریعے ملی۔ انہوں نے کہا کہ میری تشویش وہی ہے جو ایک بیوی اور ایک ماں کی اپنے شوہر اور اپنے بچوں کے والد کے متعلق ہوتی ہے۔ مسٹر آصف زرداری نے اس موقعہ پر کہا کہ میری زندگی کو حکومت سے خطرہ ہے۔

○ سندھ کے گورنر نے کہا ہے کہ غیر منتخب لوگوں کو حکومت کا مشیر بنا کر انہیں آئینی اختیارات دے دینا غیر آئینی اور غیر قانونی ہے تاہم ان کی تعیناتی اور ان کے اختیارات کے بارے میں وزیراعلیٰ ہی سے پوچھا جانا چاہیئے۔

درخواست دعا

مکرم شیخ وحید احمد صاحب آف اوکاڑہ کے دل کا بائی پاس اپریشن لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مورخہ ۷ اکتوبر کو ہو رہا ہے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے خون درکار ہے۔ جن دوستوں کا خون کا گروپ O نیگٹو ہو اور وہ خون کا عطیہ دینا چاہتے ہوں وہ نیشنل الیکٹرونکس (شیخ ابرار احمد) لنک میکلوڈ روڈ جو دھامل بلڈنگ لاہور پر رابطہ کریں فون ۲۲۳۲۲۸/ ۳۵۷۳۰۹

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اطہرا

۲۰ گرام/۱۶ روپے، ۶۰ گرام/۴۸ روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

مکمل کورس -/۱۵۰ روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ

ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کے لئے نئے کوالیفائیڈ یا تربیت یافتہ مکینیکل اور الیکٹرک / الیکٹرانک ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد اپنی درخواستوں مع سرٹیفیکیٹس کے ساتھ مل میں خاکسار کو فوری طور پر ملیں۔

مینیجر ایڈمنسٹریشن:۔ شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ

۴۶۔ کلومیٹر لاہور ملتان روڈ۔ نزد گولڈن جوس فیکٹری۔ بھائی پھیرو

ضرورت ہے

۱۔ آفس ورک کے لئے آدمی (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)

۲۔ آٹو ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے کیلئے لڑکے۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ (رہائش مفت ہو گی)

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۲۲۳۳۷۲ / ۲۲۳۳۷۳